

33683- بے گناہ کافر کو قتل کرنے میں دیت اور کفارہ واجب ہے

سوال

میں ایک اسلامی ملک میں ملازمت کر رہا ہوں، مجھ سے گاڑی کے حادثہ میں ایک کافر ملازم مارا گیا، میں نے یہ کام عدا نہیں کیا تو کیا مجھ پر کفارہ لازم آتا ہے کہ نہیں؟

پسندیدہ جواب

جی ہاں آپ کے ذمہ

کفارہ ہے، اور کفارہ کے ساتھ دیت بھی اس کے ورثاء کو دینا ہوگی اس کی دلیل اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ

کسی دوسرے مومن کو قتل کر دے، مگر غلطی سے ہو جائے (تو اور بات ہے) جو شخص کسی مسلمان کو بلا قصد مار ڈالے، اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے عزیزوں کو دیت دینا ہوگی، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کر دیں، اور اگر مقتول تمہاری دشمن قوم کا ہو اور ہو بھی مومن و مسلمان تو صرف ایک مومن غلام کی گردن آزاد کرنی لازمی ہے، اور اگر مقتول اس قوم سے تعلق رکھتا ہو کہ تم اور ان میں کوئی معاہدہ ہو تو دیت دینا لازم ہے، جو اس کے کنبے والوں کی دی جائے گی، اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا بھی ضروری ہے، پس جو نہ پائے اس کے ذمہ دو مہینے کے لگا تار روزے رکھنا ہوں گے، اللہ تعالیٰ سے بخشوانے کے لیے اور اللہ تعالیٰ بخوبی جاننے والا اور حکمت والا ہے ﴿النساء (92)-

جسور علماء کرام کہتے ہیں کہ جو بے گناہ

کافر کو قتل کرے گا اس پر کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔

بے گناہ کافر کی تین اقسام ہیں:

1- ذمی کافر: یہ وہ کافر ہے جس کا

ہمارے اور اس کی قوم کے ذمہ کا معاہدہ ہو۔

2- معاہدہ: وہ کافر ہے کہ ہمارے

اور اس کی قوم کے مابین لڑائی نہ کرنے کا معاہدہ ہو۔

3- مستامن : یعنی جسے امن دیا گیا ہو

، یہ وہ کافر ہے جو اسلامی ملک میں امان کے ساتھ آیا ہو، مثلاً: جو اسلامی ملک میں تجارت یا ملازمت اور اپنے کسی رشتہ دار وغیرہ کو ملنے کے لیے آیا ہو۔

لہذا جو کوئی بھی بے گناہ کافر کو قتل

کرے اس پر دو اشیاء لازم آتی ہیں :

اول : دیت ۔

یہ دیت مقتول کے اہل خانہ کو ادا کی

جائے گی، یہ اس وقت ہے جب اس کے اہل خانہ محاربی (یعنی مسلمانوں کے خلاف لڑنے والے نہ ہوں) نہ ہوں لیکن اگر وہ ہمارے خلاف لڑنے والے ہوں تو وہ دیت کے مستحق نہیں، اس لیے کہ ان کے اموال اور خون کی کوئی حرمت نہیں رہتی۔

دیکھیں : تفسیر السعدی صفحہ نمبر)

(277)۔

دوم : کفارہ کی ادائیگی، جمہور علماء کرام کا قول یہی ہے ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب المغنی میں کہتے ہیں :

اور مضمون کافر کو قتل کرنے پر (کفارہ

) واجب آتا ہے، چاہے وہ کافر ذمی ہو یا امن دیا گیا ہو، اکثر اہل علم رحمہم اللہ کا یہی قول ہے، اور حسن، امام مالک رحمہما اللہ کہتے ہیں : اس میں کوئی کفارہ نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور جو کوئی کسی مومن شخص کو غلطی سے

قتل کر دے اس پر ایک مسلمان غلام آزاد کرنا ہے﴾۔

تو اس کا مضموم یہ ہے کہ جو مومن نہ ہو

اس کے قتل میں کفارہ نہیں۔

اور ہماری دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اور اگر وہ (مقتول) ایسی قوم میں سے ہو جس کے اور تمہارے مابین معاہدہ ہو تو اس کے اہل خانہ کو دیت دینا ہوگی اور ایک مومن غلام آزاد کرنا ہوگا﴾۔

اور ذمی کافر کے لیے بھی معاہدہ ہے اور یہ منطوق دلیل خطاب پر مقدم کیا جائے گا، اور اس لیے بھی کہ آدمی کو ظلماً قتل کیا گیا ہے لہذا مسلمان کی طرح اس کے قتل سے بھی کفارہ واجب ہوگا۔ اھ

دیکھیں المغنی لابن قدامہ (224/12) - (

اور یہی قول مفسرین کی ایک جماعت نے بھی اختیار کیا ہے جن میں امام طبری امام قرطبی اور حافظ ابن کثیر رحمہم اللہ شامل ہیں دیکھیں: تفسیر الطبری (43/9) اور تفسیر قرطبی (325/5) تفسیر ابن کثیر (376/2) -

ابن جریر الطبری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی مایہ ناز تفسیر الطبری میں کہتے ہیں:

اہل تفسیر ہمارے اور ان کے مابین معاہدہ والی قول سے تعلق رکھنے والے مقتول کی صفت میں اختلاف کرتے ہیں کہ آیا وہ مومن ہے یا کافر؟

بعض اہل تفسیر کا کہنا ہے کہ وہ کافر ہے، لیکن اس کے قاتل کو پردیت دینی لازم آتی ہے، اس لیے کہ اس کے اور اس کی قوم کے مابین معاہدہ ہے لہذا اس کی قوم کو اس معاہدہ کی بنا پر جو ان کے اور مومنوں کے مابین ہے دیت دینا واجب ہوگی، اور یہ کہ وہ مال ان کے اموال میں سے ہی ہے، اور مومنوں کے لیے ان کے مال میں سے کچھ بھی ان کے رضامندی کے بغیر لینا حلال نہیں۔۔۔

پھر امام طبری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اس آیت کی تفسیر کے دو قولوں میں اولیٰ اور قول اس کا ہے جو یہ کہتا ہے کہ اس سے اہل عہد کا مقتول مراد لیا گیا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے مبہم رکھتے ہوئے فرمایا ہے :

﴿اور اگر وہ ایسی قوم میں سے ہو جس کے

اور تمہارے مابین معاہدہ ہو﴾۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا : کہ وہ مومن ہو، جیسا کہ اہل حرب اور مومنوں کے مقتول میں کہا ہے۔۔۔ لہذا اس میں ایمان کا وصف جو پہلے دونوں مقتولوں کے بارہ میں وصف بیان ہوا ہے ترک کرنے میں اس کے صحیح ہونے کی دلیل ہے جو ہم نے اس بارہ میں کہا ہے۔

اور انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کا قول ہے :

(اور اگر وہ اس قوم سے ہو جس کے اور تمہارے مابین معاہدہ ہو) ابن عباس کہتے ہیں جب کوئی کافر تمہارے ذمہ میں ہو اور اسے قتل کر دیا جائے تو اس کے قاتل پر لازم ہے کہ وہ اس کے اہل خانہ کو دیت ادا کرے، اور ایک مومن غلام آزاد کرے، یا پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ اھ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

دیکھیں : تفسیر الطبری (40/9-43)

-(

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی سورۃ النساء کی تفسیر میں یہی قول اختیار کیا ہے۔ کیسٹ نمبر (27) دوسری سائڈ۔

واللہ اعلم